مولانا محمد انیس رشید صاحب

جمہوریہ یمن

"عالم ناتمام" کے تحت اسلامی ممالک میں سے کسی ایک ملک کا تعارف پیش کیا جاتا ہے جس میں اس کے ماضی، حال اور مستقبل پر روشنی ڈالی جاتی ہے۔ اس بار "جمہوریہ یمن" کا تعارف ہدیۂ ناظرین ہے۔ (ادارہ)

اللہ تعالیٰ نے ملک یمن کو ایک ایسا خصوصی اعزاز عطا فرمایا ہے جو حرمین شریفین کے بعد کسی اور ملک کو حاصل نہیں۔ احادیث میں یمن اور اہل یمن کے بڑے فضائل وارد ہوئے ہیں۔ نیز یہ سرزمین انبیاء کرام، صحابہ، تابعین اور بزرگان دین کی سرزمین رہی ہے۔ نیز یمن زمانۂ اسلام سے پہلے بھی اور زمانۂ اسلام میں بھی علم کا مرکز رہا ہے، اس کی تاریخ نہایت قدیم ہے۔ عمارات اور قلعوں کے آثار یہاں نہایت کثرت سے پائے جاتے ہیں جو قدیم شاندار تمدن کا پتا دیتے ہیں۔ قرب وجوار کی سلطنتوں نے مثلاً روم، فارس اور حبشہ نے اس پر متواتر حملے کیے اور بعض اوقات اسے فتح بھی کیا ہے۔

یمن کی حدود حکومت مختلف زمانے اور مختلف حکومتوں میں مختلف رہے ہیں تاہم اس کی طبعی حدود یہ ہیں، جنوب میں بحر عرب، مغرب میں بحر احمر (قلزم) شمال میں حجاز، نجد، یمامہ اور مشرق میں عمان و بحرین ہیں۔ یمن کی ابتدائی تاریخ قدامت کی تاریکی میں مخفی ہے اور جہاں تک معلوم ہوا وہ یہ ہے کہ اس سرزمین کے مختلف حصے ہیں۔ وقتاً فوقتاً عمالیق، اہل معین، عاد، سبا اور حمیر کی عظیم الشان سلطنتیں قائم ہوئی ہیں۔ جنھوں نے بڑی بڑی عمارتیں تعمیر کیں جن کی عظمت کے آثار اب تک باقی ہیں۔ زراعت کی ترقی کے لیے وادیوں میں بڑے بڑے بند بنائے گئے جن میں سب سے زیادہ معروف سد مارب ہے اور قرآن کریم میں بھی اس کا ذکر ہوا ہے۔ آخر زمانہ میں تقریباً ستر برس کے لیے اہل حبشہ یمن پر قابض ہوگئے تھے۔ جن کو اہل فارس نے نکال کر خود قبضہ کر لیا۔ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں بھی اس پر اہل فارس کا قبضہ تھا اور کسریٰ کی طرف سے یہاں باذان گورنر تھا، تاہم سات ہجری میں باذان مسلمان ہوگئے تو جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہی کو اپنی طرف سے گورنر مقرر فرمایا، باقی اہل یمن عام طور سے یہودی تھے، جو ۱۰ ہجری میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر مسلمان ہوئے۔ یمن کا مشہور قبیلہ ہمدان صرف ایک دن میں مشرف باسلام ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یہاں جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی نے خاصا زور باندھا، بہت سے لوگ اس کے دام فریب میں آگئے اور بالآخر اس نے حضرت باذان رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے صنعا پر قبضہ کر لیا، لیکن اس کی حکومت زیادہ دیر نہیں چلی، حضرت فیروز دیلمی رضی اللہ عنہ نے جو یمن کے باشندے تھے، اسود عنسی کو قتل کر کے صنعاء کو اسود عنسی سے آزاد کرالیا۔ یہ واقعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض وفات کے زمانے کا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بذریعہ وحی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس واقعے کی خبر پہنچادی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کو بتایا کہ اسود عنسی قتل ہو چکا ہے اور فیروز دیلمی نے قتل کیا ہے۔ اس کے بعد سے یہ شہر مسلسل مسلمانوں ہی کے قبضے میں رہا ہے۔

حضرموت کا ذکر بکثرت کتابوں میں آتا ہے، یہ بحر ہند کے ساحل پر یمن میں واقع ہے، اس سے شمال میں بحر ہند، جنوب میں الربع

الخالی اور الاحقاف اور مغرب میں صنعا واقع ہے، یہ نہایت قدیم آبادی ہے، ابن خلدون نے اپنی تاریخ میں لکھا ہے کہ اہل حضر موت نے ایک مستقل حکومت بھی کسی زمانہ میں قائم کرلی تھی، عاد اور ثمود کے قبائل کا اصلی مسکن بھی حضر موت تھا، تاہم عاد والے اس علاقے سے ذراہٹ کر احقاف میں جاکر بس گئے اور ثمود والے حجاز کے پار جاکر آباد ہوگئے۔ یمامہ، عمان، بحرین، حضر موت اور مغربی یمن کے بیچ میں بلاد الاحقاف واقع ہے، اگرچہ یہ علاقہ اس وقت آباد نہیں ہے تاہم عہد قدیم میں عاد ارم کا مشہور قبیلہ یہاں آباد تھا، جس کو خدا نے اس کی نافرمانی کی پاداش میں نیست ونابود کردیا۔

صنعائے یمن ملکِ یمن کا قلب اور دارالحکومت ہے اور یمن کے قدیم تہذیب وتمدن کی تماشاگاہ درحقیقت یہی ٹکڑا ہے۔ بحر ہند اور بحر احمر کے ساحل پر عرب کے شمالی ومغربی گوشہ میں واقع ہے، معین، سبا اور حمیر کی عظیم الشان سلطنتیں اسی قطعہ زمین پر قائم ہوئی تھیں۔ سد مارب یا سد عرم اسی کی وادیوں میں تعمیر ہوا تھا، ملکہ سبا اسی سرزمین کی تھی، صنعا قدیم شہر اوزال کے پاس اسلام سے ایک مدت پہلے آباد ہوا تھا۔

نجران ملک یمن میں بلاد احقاف اور عسیر کے درمیان میں ایک مختصر سی آبادی تھی، آج کل یہ سعودی عرب کا حصہ ہے۔ عہد قدیم میں یہاں بنو نزار والے آباد ہوئے تھے، زمانہ اسلام سے کچھ عرصہ پہلے روم اور حبشہ کی کوششوں سے یہاں عیسائیت پھیل گئی تھی، یمن کی یہودی حکومت نے ان عیسائیوں کو بالجبر یہودی بنانا چاہا لیکن روم اور حبشہ جو مسیحی ہمسایہ سلطنتیں تھیں، وہ برابر ان کی حمایت کرتی رہیں، ۹ھ میں اہل نجران کا ایک وفد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا تھا۔

موجودہ یمن کا رقبہ ۵۲۷۹۶۸ مربع کلو میٹر ہے، اس کی آبادی ایک کروڑ چالیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے، جب کہ انتظامی طور پر یمن کو ستائیس صوبوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ یہاں کا موسم گرم اور مرطوب ہوتا ہے۔ گرمیوں میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ یہاں کی اہم زرعی پیداوار میں گندم، پھل، سبزیاں، کافی، کپاس، انگور، کھجور، تمباکو اور باجرہ وغیرہ شامل ہیں، جب کہ نمک، تیل، کوئلہ، لوہا، تانبا، سیسہ، گندھک اور یورینیم جیسی اہم معدنیات یہاں کی زمین میں پائی جاتی ہیں۔

۱۵۳۸ء سے ۱۹۱۸ء تک یمن خلافت عثمانیہ کا حصہ رہا۔ بعد ازاں یہ ملک دو حصوں میں تقسیم ہوگیا۔ ایک جنوبی یمن اور دوسرا شمالی یمن۔ ۱۹۲۴ء میں یمن اور انگریزوں کے مابین ایک معاہدہ ہوا جس کی رو سے عدن کو علیحدہ ریاست بنادیا گیا۔ ۱۹۵۹ء میں جنوبی یمن کی چھ ریاستوں نے مل کر ”جنوبی وفاقی عرب امارات“ کے نام سے ایک فیڈریشن بنائی تھی۔ جس کا نام بعد میں تبدیل کرکے ”وفاق جنوبی عرب“ رکھ دیا گیا۔ ۱۹۶۷ء کی تحریک آزادی کے نتیجے میں برطانیہ جنوبی یمن کو آزادی دے کر اپنی فوجیں واپس بلالیتا ہے۔ ۱۹۷۲ء شمالی یمن سے سرحدی جھڑپوں کے بعد ایک معاہدہ امن ہوتا ہے، جس میں دونوں ملکوں کے درمیان ادغام کا بھی اقرار کیا گیا۔

۱۹۸۰ء کے بعد شمالی اور جنوبی یمن کے مابین تعلقات کو فروغ ملا، جولائی ۱۹۸۴ء میں ایک امریکی کمپنی کے توسط سے یہاں تیل دریافت ہوا۔ ۳۰ نومبر ۱۹۸۹ء کو شمالی صدر علی عبداللہ صالح اور جنوبی یمن کی سوشلسٹ پارٹی کے سیکریٹری جنرل نے اس دستوری دستاویز پر دستخط کردیے جس کی رو سے دونوں ملک متحد ہونے پر رضامند ہوگئے۔ ۲۲ مئی ۱۹۹۰ء کو شمالی اور جنوبی یمن جمہوریہ یمن کے نام پر متحد ہوگئے۔ جب کہ صنعا کو سیاسی دارالحکومت اور عدن کو اقتصادی دارالحکومت بنایا گیا۔ ۱۹۹۴ء میں جنوبی یمن میں علیحدگی کی تحریک چلی اور خانہ

جنگی شروع ہوگئی، جنوبی اور شمالی فوجوں میں جھڑپیں شروع ہوگئیں، خانہ جنگی سے ریاست میں کافی تباہی پھیلی، دونوں جانب کے ہزاروں فوجی ہلاک ہوئے۔ دو ماہ کی شدید لڑائی کے بعد بالآخر شمالی فوجوں نے جنوبی فوجوں کو ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا اور ملک ایک مرتبہ پھر متحد ہوگیا۔ ۱۲ اکتوبر ۲۰۰۰ء کو امریکا کا ایک بحری جہاز کولے (Cole) جو عدن کی بندرگاہ پر تیل بھروا رہا تھا۔ اسلامی حریت پسندوں کے ہاتھوں تباہ ہوگیا۔ جس میں ۱۷ امریکی فوجی ہلاک اور درجنوں شدید زخمی ہوئے۔

یمن کی عام فضا میں تدین اور دین سے وابستگی دوسرے ملکوں کے مقابلے میں زیادہ ہے۔ عام طور سے لوگوں میں نماز روزے کا اہتمام، خوش اخلاقی اور مہمان نوازی کی صفات نمایاں ہیں۔ خواتین میں پردے کا رواج بہت زیادہ ہے، سڑکوں اور بازاروں میں یہاں کی خواتین شاذ و نادر ہی نکلتی ہیں۔ یمن کی پچاس فی صد آبادی زیدی ہے جب کہ بقیہ پچاس فی صد آبادی سنیوں کی ہے۔ زیدی فرقہ شیعیت کی خفیف ترین شکل ہے، اس فرقے کے لوگ حضرت علی رضی اللہ عنہ کی افضلیت کے قائل ہیں، مگر دوسرے صحابہ کرام کی بھی پوری عزت کرتے ہیں اور کسی کی شان میں گستاخی نہیں کرتے، ان کا فقہی مسلک حنفی مسلک سے خاصا قریب ہے۔ باقی پچاس فی صد سنیوں میں سے اکثریت کا تعلق فقہ شافعی سے ہے، علامہ شوکانی رحمہ اللہ کے طریق کار پر عمل پیرا لوگوں کی بھی ایک بڑی تعداد یمن میں موجود ہے۔

یمن میں مذکورہ تین طرح کے مسلکی مزاج رکھنے والوں میں مسلکی اور فرقہ وارانہ تعصب یا اس حوالے سے کسی قسم کے جھگڑوں کا کوئی تصور نہیں، ہر آدمی اپنے مسلک اور فرقے پر آزادی کے ساتھ عمل پیرا ہے اور باہم اتحاد و اتفاق کے ساتھ وہاں کے لوگ رہتے ہیں۔

ایک عرصہ تک یمن کے حاکم بھی اہل علم ہوا کرتے تھے، لیکن جب سے جمہوری حکومت قائم ہے، اس کا میلان مغرب کی طرف رہتا ہے۔ ملک کے عوام اپنے حکام سے خوش نہیں ہیں، انھیں شکایت ہے کہ حکام ملک کی دولت کو عوام کے مفاد میں استعمال نہیں کر رہے ہیں بلکہ اپنے ذاتی مفاد میں اسے استعمال کر رہے ہیں۔ یمن قدرتی وسائل تیل اور گیس سے مالا مال ہونے کے باوجود عرب ممالک میں پسماندہ ہے، اس کی وجہ یہی ہے کہ حکمران ملک کی دولت کو ملک اور عوام کے مفاد میں استعمال نہیں کرتے، اس کے علاوہ حکمرانوں کی غلط منصوبہ بندی نے بھی یمن کو تمدنی ترقی میں کہیں پیچھے ڈال دیا ہے۔

ناظم اعلیٰ وفاق المدارس العربیہ کو صدمہ

۱۲ ربیع الاوّل ۱۴۲۴ھ مطابق ۱۵ مئی ۲۰۰۳ء بروز جمعرات ساڑھے چار بجے جامعہ خیر المدارس کے مہتمم اور وفاق المدارس العربیہ پاکستان کے ناظم اعلیٰ مولانا قاری محمد حنیف جالندھری دامت برکاتہم کی والدہ ماجدہ بقضائے الٰہی انتقال فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ جامعہ خیر المدارس کے بانی حضرت مولانا خیر محمدؒ کی بہو اور حضرت مولانا محمد شریف صاحب جالندھری کی بیوی تھیں۔ ان کی عمر تقریباً ۷۵ سال تھی۔ وہ ایک عرصہ سے بیمار تھیں۔ نماز جنازہ رات گیارہ بجے جامعہ خیر المدارس کے وسیع و عریض میدان میں جامعہ کے صدر مفتی مولانا مفتی عبد الستار صاحب نے پڑھائی۔ نماز جنازہ میں جامعہ کے اساتذہ اور طلباء کے علاوہ شہر کے مختلف طبقہ فکر کی نمائندگی کرنے والے افراد نے ایک بڑی تعداد میں شرکت کی مرحومہ کو جامعہ سے متصل ''مقبرۃ الخیر'' میں سپرد خاک کیا گیا۔ تعزیت کرنے والے حضرات میں علماء کرام، وکلاء، سیاسی شخصیات اور تاجر حضرات کے علاوہ عوام الناس کی بھاری تعداد شامل ہے۔ (ادارہ)